ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.3 2021

علامہ محمد اقبال کی شاعری (اردو کلام) میں عسکری عناصر

MILITARY ELEMENTS IN ALLAMA IQBAL'S POETRY

[1]Mrs. Ruqia Bano, [2] Prof. Dr, Faqira Khan Faqri

ABSTRACT

In Allama Iqbal's poetry, military zealots are found. In his poetry, he introduces military principles and elements which are still considered important in the modern world. Under these military principles, Iqbal's knowledge, military insight and Along with artistic and intellectual consciousness, a thought-provoking study of his political thought also comes to the fore.

علامہ محمد اقبال اپنی اردو شاعری میں مختلف انداز بیان اختیار کیے ہیں جس کی مدد سے انھوں نے قیادت کے ان، ان دیکھے عناصر کا جائزہ پیش کیا جو کسی فوج کے عناصر خاص ہوتے ہیں اور عسکری تربیت کے دیدہ اور نادیدہ عناصر کا پردہ چاک کرنے کے لئے انہوں نے اپنی پوری فنی قوت استعمال کی۔ علامہ محمد اقبال نے جب مسلمانوں کا زوال دیکھا تو انہوں نے اپنی شاعری کے ذریعے وہ لائحہ عمل ترتیب دیا جو مسلمانوں میں ایک بار پھر وہی جوش و جنون پیدا کر سکتا تھا۔ جب انہوں نے یورپ اور امریکہ کو عروج کی منازل پر دیکھا کہ وہ سائنس اور ٹیکنالوجی میں بہت آگے بڑھ گئے ہیں اور مسلمان ان کے مقابلے میں بہت کم تر ہیں۔ اس کے لئے انہوں نے اپنی شاعری کے ذریعے مندرجہ ذیل مراحل طے کیے جو ان کی نظر میں مسلمانوں کو پھر سے عروج و ترقی کے مقام پر لے جا سکتی ہیں۔

۱۔ انفعالی ادب سے نجات حاصل کرنا

۲۔ مسلمان و غیر مسلمان افراد کے مابین فکر و عمل کا اساسی فرق واضح کرنا۔

۳۔ مسلمان ریاست کا وہ مثالی نمونہ پیش کرنا جس میں فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے عہد اور دور حیدری کے جاہ و جلال کو تازہ کیا جائے۔ دور عثمانی اور عہد صدیقی کے حسن و جمال اور شان و شوکت کو لوٹایا جائے۔

---

1. PhD Scholar (Urdu) Qurtuba University of Science and Technology Peshawar.
2. Professor Department of Urdu Qurtuba University of Science and Technology.

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.3 2021

علامہ اقبال نے افواج میں ضابطہ اخلاق رائج کرنا ضروری قرار دیا اور اس کے لیے انہوں نے اس کی حد بندی بھی کی کہ انسان خاک کا پتلا ہے لیکن اس خاک کے پتلے سے ایسا جسم پیدا کرو کہ اس جسم پر مضبوط قلعہ ہونے کا گمان گزرے لیکن اس میں موجود دل اتنا سخت نہ ہو کہ سنگدلی اور بے رحمی بھی شرما جائے اس کے دل میں نرمی اور گداز ایسا ہو کہ جس طرح پہاڑ میں بہتی ہوئی اور شور کرتی ہوئی ندی ہو۔ جسے ترنم پھوٹے اور نغمے ابھرے۔ افواج اور سپاہ میں ضابطہ اخلاق اساسی کردار ادا کرتا ہے جس طرح نپولین نے کہا تھا کہ فوج کی روحانی اور مادی قوت میں تین، ایک کا تناسب پایا جاتا ہے۔ اس میں افواج اور سپاہ کی تعداد اور گنتی ان کی فتح مندی کا ثبوت نہیں ہوتی بلکہ وہ روحانی قوت سے کس قدر سرشار ہیں اور دشمن

کے افواج کے مقابلے میں کس حد تک روحانی قوت میں مضبوط اور طاقتور ہیں دراصل افواج میں روحانی قوت اپنے سامنے کھڑے تین گنا زیادہ فوج کو شکست فاش دے سکتی ہے جب ان کا حوصلہ بلند اور جذبے جواں ہوں۔ اس سلسلے میں غلام جیلانی خان لکھتے ہیں کہ

" جسم وجاں کے انہیں رشتوں کے امتزاج سے قاہرہ کا تصور ابھرتا ہے جن کی کمان خالد بن ولید، طارق بن عزیز، محمود غزنوی، بابر اعظم اور اورنگزیب نے کی تھی ان کے

جانے کے بعد یہ خوبیاں دوسروں نے اپنالیں اور پھر ہمارے ان کمانڈروں کی جگہ رومیل پیٹن، منٹگری، مین سٹین، رنڈسٹڈ، میکارتھر اور گھاپ وغیرہ نے لے لی۔ فطرت مسلم اور غیر مسلم کو نہیں دیکھتی۔ اللہ کا فرمان ہے کہ لیس اللانسان لا ماسعی۔ اس آیت میں انسان کا ذکر کیا ہے مسلمان کا نہیں لہذا بلا تفریق مذہب و ملت اس آیت کا اطلاق سب پر ہوتا ہے اب اگر کوئی غیر مسلم سپاہی اللہ کے حکم کے مطابق محنت و مشقت کرکے کسی ایسے مسلم سپاہی سے آگے نکل جائے جو ہاتھ پاوں توڑ کر بیٹھے رہے تو اس میں فطرت کا کیا قصور۔"[1]

عسکری بصیرت سے کام لے کر علامہ محمد اقبال نے یہ نکتہ اٹھایا ہے کہ ہر دور میں طاغوتی قوتیں ایک ابدی حقیقت کی طرح تسلیم شدہ ہیں جس سے مختلف افراد، عوام اور ملت نبرد آزما رہی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے خلاف جنگ لڑی، ابراہیم علیہ السلام نے نمرود کے خلاف اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ابولہب کے خلاف معرکہ آرائی۔ معرکہ آرائی کا یہ دور خلیل پیغمبر اعظم و آخر سے شروع ہوئی اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معرکہ آرائی کے ذریعے ہم تک پہنچی اور انہوں نے کربلا میں باطل کے خلاف جنگ لڑی اور یہ ثابت کیا کہ جنگی آزمائشیں ہر دور میں رہی ہیں اور رہیں گی۔ اقبال نے ندرت فکر سے کام لے کر اسے اپنی شاعری میں یوں سمو دیا کہ

" اک فقر ہے شبیری، اس فقر میں ہے میری

میراث مسلمانی سرمایہ شبیری۔"[2]

اس میراث کا تحفظ خون گرم کے مرہون منت ہے جس کی منتہاو معراج کا مقام صرف عسکری صفات اور عناصر جانبازی و جاں سپاری کی بدولت ہی ممکن ہے جو ہر طرح کے ماتم و شیون سے بے نیاز ہوتے ہیں۔ علامہ محمد اقبال کی نظر میں اس کی پہلی اور باقاعدہ مثال حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دور ہے ان کی نظر میں دوسرے مقام پر خلفائے راشدین ہیں۔ اس عسکری انسان کے سیرت و کردار میں سرمایہ شبیر وہ ضمیر اور خمیر ہے جو ایک عملی اور مثالی نمونہ ہیں جس کی پرورش و تربیت خاتون جنت کے آغوش میں ہوئی۔ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شانوں پر کھیلتے ہوئے بڑا ہوا اور زیر تیغ پدر کی تربیت میں جنگی اور معرکہ آرائی کے داؤ پیچ سیکھے۔

عسکریت کے لیے علامہ محمد اقبال نے اس لڑی کو ایسے پیرو دیا ہے جس طرح دھاگے میں موتی کے دانوں کو پرو دیا جاتا ہے نسبتوں کی اس تسبیح میں علامہ محمد اقبال کا فکرانہ اجتہاد قابل دید ہے ان کے اس اظہاریت کے باوجود بھی وہ تشنگی محسوس کرتے ہیں اور مولانا گرامی کو ایک خط میں مخاطب کرتے ہیں کہ

" فکر میں ہوں کوئی ایسا شعر نکلے کہ مضمون کے اعتبار سے سو اشعار کے برابر ہو۔" ۳

اس بیداری کا انحصار یا اجارہ داری کسی مخصوص قوم یا لوگوں کے لئے نہیں ہے بلکہ دنیا کے تمام مظلوموں اور غلاموں کے لیے نجات کا ذریعہ ہے حضرت حسین رضی اللہ تعالی عنہ اس کی عملی مثال ہیں جو تاریخ میں ایک اہم عسکری کمانڈر رہے ہیں مسلمانوں کے لیے حضرت حسین رضی اللہ تعالی عنہ حریت و حرکت کے حصول کا اہم وسیلہ ہیں انہیں کی زندگی کی بدولت زندگی کے ساز کی مضرابی ممکن ہو سکتی ہے۔ اسوہ حسین رضی اللہ تعالی عنہ آزادی کا پیغام ہے۔ محکوم اور مظلوم ہمیشہ مذمت کے قابل رہے ہیں اس لیے ان سے چھٹکارا حضرت حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے کردار پر عمل پیرا ہو کر حاصل کیا جا سکتا ہے۔ بال جبریل کا یہ شعر ملاحظہ کریں

ے " صدق خلیل بھی ہے عشق صبر حسین بھی ہے عشق

معرکہ وجود میں بدر و حنین بھی ہے عشق۔" ۴

اقبال کی نظر میں حق و باطل کا یہ تقابل شروع سے تھا اور اس کی انتہا حضرت حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے ہاتھ میدان کربلا میں انجام پاتی ہے۔ یہ صرف جنگ و جدل اور حق و باطل کا مقابلہ ہی نہیں ہے بلکہ عساکر کی زندگی کے معمولات ہیں جس میں وہ مال غنیمت کے حرص سے بے نیاز ہوتے ہیں اور رتبہ اور مملکت ان کے نزدیک کوئی درجہ نہیں رکھتے اور یہ سب اللہ تعالی کی خوشنودی اور رضا کے لئے ایک عسکری مومن کا نذرانہ عبادت ہے جس کا صلہ دنیاوی دولت نہیں دے سکتی۔ علامہ محمد اقبال کی نظر میں فوجی کی زندگی جن معمولات کو انجام دیتی ہے ان میں محنت و مشقت مردانگی اور میدان کاری کے عناصر شامل ہیں اس لیے ان کی پوری شاعری میں جدوجہد، حریت، یقین محکم، کردار سازی اور اسلامی فکر و عمل کی اشاعت اور ترویج سے عبارت ہے اس سلسلے میں غلام جیلانی خان لکھتے ہیں کہ

"وہ ایک ایسا غیر روایتی پیغام جہد مسلسل تھا کہ جس نے ایک غلام قوم کو ایک ایسا ولولہ تازہ عطا کیا جس کے طفیل دنیا کے نقشے پر ایک نیا ملک ابھر آیا۔" ۵

تاریخ گواہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر ابو غزالہ تک تمام بڑے اور مسلمان عسکری قیادتوں نے اپنی جرات اور کردار سے مسلمان لشکروں کا خون گرمایا۔ سپاہی کا جوش وجذبہ اور عشق اس قدر مضبوط تھا کہ ان کی ضرب پوری لشکر کا کام دے جاتی تھی۔ ہر فکر کے لیے کسی نہ کسی عمل کی ضرورت ہوتی ہے اور فکر کو خیال ہی جنم دیتا ہے اگر اسی فکر اور خیال کو صحیح اور ٹھیک سمت میں تشویق یعنی تحریک دی جائے تو ایک معمولی چڑیا بھی شہباز سے بھڑ جائے۔ علامہ محمد اقبال کی یہی فکر اور خیال تشریق سے مزین ہے اور ساری زندگی وہ اسی کا پرچار کرتے رہے ہیں علامہ محمد اقبال نے فرد کی کردار سازی پر بہت زور دیا ہے اس سلسلے میں غلام جیلانی خان لکھتے ہیں کہ

" اقبال نے تسلسل اور تواتر سے فرد کی کردار سازی پر زور دیا ہے اور وہ ایک مربوط لائحہ حیات سے عبارت ہے اس نے ایک موضوع کو بھی بیسوں انداز میں پیش کیا کیونکہ اس تکرار مسلسل کی ضرورت شدید تھی۔ جب اندھیرا ہو جاتا ہے تو زیادہ روشنی کی ضرورت ہوتی ہے ہندی مسلمان غلامی کے جس گہری غار میں گرا ہوا تھا اسے وہاں سے نکال کر حریت کے بام بلند تک پہنچانے کے لیے اقبال کو اپنی نوا تلخ کرنی پڑی۔" ۶

علامہ محمد اقبال کی شاعری میں عسکریت پسندی کے حوالے سے یہ بات غور طلب ہے کہ انہوں نے ہمیشہ اپنی شاعری میں دین اسلام کے شکوہی پہلوؤں کو اپنی توجہ کا مرکز بنایا اور وہ بار بار شمشیر وسناں کو طاؤس ورباب پر ترجیح دیتے رہے کیونکہ ان کا خیال یہ تھا کہ کسی بھی دین کی تبلیغ وترویج کے لیے پیغام حق کی صداقت وحقانیت ضروری ہے اس کے ساتھ ساتھ تحفظ کے لیے مادی شوکت وسطوت بھی بہت اہم ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالی سے دعا فرماتے تھے کہ حضرت عمر بن خطاب یا عمر بن ہشام میں سے کوئی ایک مسلمان ہو جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے حلقہ بگوش اسلام ہونے سے قبل تک مسلمان چھپ کر نماز ادا کرتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے حلقہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد مکہ کی دیوار بھی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی گواہی دینے لگے۔ حق کے لیے جہاں کتاب وسنت اہم ہیں وہی پر تیغ وسپر بھی لازمی ہیں۔ اس لیے علامہ محمد اقبال نے دین اسلام کی مصلحت کو جنگ وشکوہ کے پردوں میں تلاش کیا جبکہ دین عیسی میں یہی مصلحت غار وکوہ سے ہی کی عبارت تھی۔

علامہ محمد اقبال کو عسکری ماحول اور پر شکوہ حربی موضوعات سے جو گہرا انس اور شغف تھا۔ اس کا اظہار ان کی شاعری میں جابجا نظر آتا ہے۔ مثلا جس پسندیدگی اور تسلسل کے ساتھ انھوں نے اپنی شاعری میں عظیم سپہ سالاروں کو اپنے اشعار میں پیش کیا ہے۔ دنیا کے کسی ادب یا شاعر کے ہاں نظر نہیں آتا۔ علامہ محمد اقبال نے مقبول ومشہور اور نامور مسلم جرنیلوں اور سالار لشکر کے بارے میں تذکرہ اپنے کلام میں بڑی شدومد کے ساتھ کیا ہے، کہیں کہیں ان کے اقوال نقل کیے ہیں، کہیں ان کے عسکری تعلیم کو موضوع بنایا اور بعض جگہ انہوں نے سپہ سالاروں اور عظیم جرنیلوں کی فتوحات کو بیان کیا ہے تا کہ تشویق کا کام سرانجام دیا جا سکے۔ بعض اوقات وہ جنگی فہم وفراست کے لیے جنگی معرکوں کا ذکر کرتے ہیں جہاں

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.3 2021

دوسرے شعرانے وامق وعذرا، قیس ولیلیٰ، شیریں وفرہاد، نل ودامن کے حوالے دیے۔ وہی علامہ محمد اقبال نے اپنی شاعری میں فاروق اعظم، ابو عبیدہ امام حسین، طارق بن زیاد، سلطان ٹیپو وغیرہ جیسے سپہ سالاروں اور قائدین کا ذکر کیا اور سب سے بڑھ کر ابتدا وانتہا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے نظر آتے ہیں جو دنیا کے سب سے بڑے سپہ سالار ہیں۔

علامہ محمد اقبال کی نظر میں عسکریت کے لئے جو عناصر تربیتی حوالے سے اہم ہیں اور جن کا اثر ہمیں نظر آتا ہے ان میں انسان کی اصلاح ذات، دین کی سربلندی، معاشرتی تشہیر، شریعت کا تحفظ وحفاظت، ظلم وستم کو جڑ سے ختم کرنا، عدل وانصاف کا قیام، امن قائم کرنا اور کلمۃ الحق شامل ہیں۔ "بانگ درا" سے لے کر "ارمغان حجاز" تک چاروں مجموعوں میں شاعر نے عسکری بصیرت کے لئے خودی اور بے خودی کے تصور کے ذریعے دیدہ اور نادیدہ عناصر کا ذکر کیا ہے جس میں "بانگ درا" کی نظم "جنگ یرموک کا ایک واقعہ" وہ نظم ہے جس میں عسکری مومن کی سرشاری و سرفروشی کو ایسے انداز میں بیان کیا گیا ہے کہ اس کو نظر انداز کرنا ممکن نہیں

حق وباطل کے درمیان معرکہ کو علامہ محمد اقبال نے معاصر نظم "محاصرہ ادرنہ" میں بیان کیا جو مغرب کے خلاف جنگ ہے۔ اس لحاظ سے علامہ محمد اقبال نے عسکری شعور کا پہلا نمونہ نظم "مارچ 1907" کی نظم میں پیش کیا ہے جس کا اظہار انہوں نے "بانگ درا" میں کیا ہے۔

" نکل کر صحرا سے جس نے روما کی سلطنت کو الٹ دیا تھا

سنا ہے یہ قدسیوں سے میں نے وہ شہر پھر ہوشیار ہو گا

سفینہ برگ گل بنا لے گا قافلہ مور ناتواں کا

ہزار موجوں کی ہو کشاکش مگر یہ دریا کے پار ہو گا

جو ایک تھا اے نگاہ تو نے ہزار کر کے دکھایا

یہی اگر کیفیت ہے تیری تو پھر کسے اعتبار ہو گا

میں ظلمت شب میں لے کے نکلوں گا اپنے درماندہ کارواں کو

شر رفشاں ہو گی آہ میری، نفس میرا شعلہ بار ہو گا۔" ۷

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.3 2021

علامہ محمد اقبال نے عسکری شعور کی پختگی کے لئے جن کرداروں کو مثال کے طور پر پیش کیا ان میں حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ، حضرت حسین رضی اللہ تعالی عنہ، صلاح الدین ایوبی، خالد بن ولید، محمود غزنوی، احمد شاہ ابدالی، اورنگزیب عالمگیر، فاطمہ بنت عبد اللہ وغیرہ شامل ہیں۔ علامہ محمد اقبال نے اپنی شاعری کے ذریعے آداب حرب وضرب سکھایا لیکن اس کا یہ ہر گز مطلب نہیں کہ وہ جنگی جنون اور جنگجوئی کو معرکہ حیات سمجھتے ہیں بلکہ غلام اور محکوم قوم جنگوئی اور حرب وضرب کے ذریعے ہی آزادی حاصل کر سکتی ہے اس لئے اقبال نے طاقت اور قوت کو مسلمانوں کے لیے ضروری قرار دیا۔ انہوں نے طاقت اور طاقت کا اظہار نظم "قوت اور دین" میں جس انداز سے کیا اس سے جنگ وضرب کے منفی اور مثبت پہلو اقبال کی نظر میں کیا ہیں وہ کھل کر سامنے آتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ

ے

اسکندر وچنگیز کے ہاتھوں سے جہاں میں

سو بار ہوئی حضرت انساں کی قبا چاک

تاریخ امم کا یہ پیغام ازلی ہے

صاحب نظراں! نشہ قوت ہے خطرناک

اسی سیل سبک وسیر وزمیں گیر کے آگے

عقل و نظر و علم وہنر میں خس وخاشاک

لادین ہو تو ہے زہر ہلاہل سے بھی بڑھ کر

ہو دیں کی حفاظت میں تو ہر زہر کا تریاق۔ ۸

غلام جیلانی خان علامہ محمد اقبال کے خودی کے تصور کے بارے میں لکھتے ہیں جو اس عسکری تربیت کی جان ہے

" اقبال نے فلسفہ خودی کی چھاؤں میں مسلمانان عالم کو نشاۃ ثانیہ کے لئے تیار کیا اس کی آن بان شان کا نقشہ کھینچ کر ہمارے حال کا وقار اور عظمت بحال کی اس نے مغربی افکار کی بے ربطی کو بے نقاب کر کے دین اسلام کی سربلندی کا درس دیا اس نے سائنس اور ٹیکنالوجی کے حصول کو عین اسلام قرار دیا اس نے برصغیر کے مسلمانوں کے بے جان اور غلام جسموں کو بلند ہمتی اور حریت کی شمعیں روشن کیں اور اس نے حرکت عمل، کشاکش پیہم اور تگاپوئے دمادم کو ہماری ترقی و تعمیر کے لئے سنگ بنیاد قرار دیا۔" ۹

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.3 2021

علامہ محمد اقبال کوئی پیشہ ور عسکری مورخ نہ تھے لیکن اس نے عسکری فکر کی بنیادی پہلوؤں پر جس انداز اور جس معیار کی روشنی ڈالی ہے وہ اس قابل ہے کہ اس کو آب زر سے لکھا جائے۔پاک فوج عصر حاضر کے تمام مسلم افواج سے ان معنوں میں ممتاز و منفرد ہے کہ وہ ایک نظریاتی مملکت کی فوج ہے۔ایک ایسی فوج جس کا قیام اقبال کے خواب کے رہین منت ہے۔اور ایک ایسی فوج جو ایک عظیم شاندار اور طویل عسکری ماضی کی نظریاتی وارث بھی ہے۔اس سلسلے میں علامہ محمد اقبال کے خطبہ الہ آباد کے ترجمہ سے دو مثالیں غور طلب ہیں۔

" مجھے معلوم ہے کہ ہندوستان میں لائق افسر نہیں ہیں اور اسی کو عذر بنا کر شاہی کمیشن کے اراکین کہتے ہیں کہ فوج کا انتظام دولت برطانیہ کے پاس رہے لیکن میں اسی رپورٹ کا ایک اور اقتباس پیش کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جو میرے خیال میں کمیشن کے اراکین کے دعوے کے خلاف بہترین دلیل ہے۔رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس وقت کوئی ہندوستانی جسے بادشاہ کی طرف سے کمیشن ملا ہے کپتان سے زیادہ اونچے پر عہدے پر فائز نہیں ہے ہمارے خیال میں کپتانوں کی مکمل تعداد 39 ہے جس میں سے پچاس معمولی رجمنٹوں میں تعینات ہیں ان میں سے بعض کی عمر اس قدر زیادہ ہے کہ اگر وہ ریٹائرمنٹ سے پہلے ضروری امتحانات پاس کر بھی لیں تو بہت زیادہ اونچے عہدے حاصل نہیں کر سکیں گے ان میں سے اکثر سینڈ پرسٹ نہیں گئے بلکہ انہیں جنگ عظیم میں کمیشن ملا تھا۔" ۱۰

اس کے بعد خطبے کو جاری رکھتے ہوئے انہوں نے مزید کہا کہ موجودہ ہندوستانی افسروں کے کیڈر کلاس میں ایک مختصر مدت میں ہندوستانی افسروں کے ہائر کمانڈ حاصل نہیں کی جاسکتی۔اس کے لیے وقت درکار ہے جبکہ ہندوستانی افسر جونیئر رینک میں ہیں اور اس کا تجربہ بھی کم ہے۔وہ کہتے ہیں کہ جب تک ان افسروں کی ایک خاص تعداد سینئر رینک میں نہیں جاتی ہندوستانی فوج کے رجمنٹیں تشکیل دینا ناممکن ہے اس لیے ہندوستانی فوج کی تشکیل ممکن نہیں ہے اس کے بعد بھی فوج کو لڑاکا فورس بننے میں کئی سال لگیں گے ان کا اس موقف پر تبصرہ اور خطبے کے الفاظ عسکری امور میں دلچسپی اور دفاعی معاملات سے ان کی وابستگی کی دلیل ہے۔وہ کہتے ہیں کہ

" اب میں اس سوال کی جرأت کرتا ہوں کہ اس صورتحال کا ذمہ دار کون ہے کیا اس کی وجہ ہماری جنگ جو قوموں کی کوئی فطری کمزوری ہے یا فوجی تربیت کی سست رفتاری ہے۔ہماری جنگ جو قوموں کی فوجی صلاحیتوں سے انکار نہیں کیا جاسکتا فوجی تربیت کی رفتار دوسری قسم کی تربیتوں کے مقابلے میں سست ہو سکتی ہے میں اس معاملے کا فیصلہ کرنے کے لیے فوجی ماہر نہیں ہوں لیکن ایک عام آدمی کی حیثیت سے کہہ سکتا ہوں کہ اس دلیل کو جس انداز سے پیش کیا گیا ہے اس سے محسوس ہوتا ہے کہ یہ سلسلہ لامتناہی ہے اس کا مطلب ہندوستان کی مستقل غلامی ہے۔" ۱۱

حوالہ جات

۱۔غلام جیلانی خان، لیفٹیننٹ کرنل،"اقبال کے عسکری افکار" اسلام آباد، دوست پبلی کیشنز ۱۹۹۹ء صفحہ نمبر:۲۷

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 5 No.3 2021

۲۔ محمد اقبال، ڈاکٹر، "کلیات اقبال اردو" لاہور، اقبال اکادمی پاکستان، ۱۹۹۴ء صفحہ نمبر: ۴۸۷

۳۔ محمد اقبال، ڈاکٹر، "مکاتیب اقبال (حصہ اول)" مرتبہ، سید مظفر حسین، دہلی، اردو اکادمی، ۱۹۸۹ء صفحہ نمبر: ۶۲۴

۴۔ محمد اقبال، ڈاکٹر، "کلیات اقبال اردو" لاہور، اقبال اکادمی پاکستان، ۱۹۹۴ء صفحہ نمبر: ۴۳۶

۵۔ غلام جیلانی خان، لیفٹیننٹ کرنل، "اقبال کے عسکری افکار" اسلام آباد، دوست پبلی کیشنز، ۱۹۹۹ء صفحہ نمبر: ۲۹

۶۔ ایضاً، صفحہ نمبر: ۳۰

۷۔۔ محمد اقبال، ڈاکٹر، "کلیات اقبال اردو" لاہور، اقبال اکادمی پاکستان، ۱۹۹۴ء صفحہ نمبر: ۱۶۳

۸۔ ایضاً، صفحہ نمبر: ۵۳۸

۹۔ غلام جیلانی خان، لیفٹیننٹ کرنل، "اقبال کے عسکری افکار" اسلام آباد، دوست پبلی کیشنز، ۱۹۹۹ء صفحہ نمبر: ۳۶

۱۰۔ ندیم شفیق ملک، ڈاکٹر (مترجم)، "علامہ محمد اقبال کا خطبہ آلہ آباد ۱۹۳۰ " ، لاہور، اقبال اکادمی پاکستان، بی پی ایچ پرنٹرز، ۲۰۱۳ء، صفحہ نمبر: ۱۳۲

۱۱۔ ایضاً، صفحہ نمبر: ۱۳۳